نقشِ آغاز

سمیع الحق سمیع حقانی

طالبان حکومت پر امریکہ اور اقوام متحدہ کی ناجائز پابندیاں اور

امیر المومنین ملا محمد عمر کا مردانہ وار مقابلہ کا عزم

بالآخر امریکہ اور اقوام متحدہ نے اپنے جور و ستم کا آخری تیر بھی اپنے ترکش سے افغانستان پر پابندیوں کی صورت میں چلا دیا۔ جب کروز میزائل، بم دھماکے، سپر پادر روس اور ماضی میں برطانیہ جیسی سپر پاور قوتوں نے افغانیوں کے حوصلوں، اولوالعزمی، جذبہ ایمانی کو شکست نہ دے سکے تو موجودہ پابندیوں سے یہ خدائی شیر کہاں گھبرا سکتے ہیں۔

ع اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

بظاہر طالبان حکومت پر پابندیوں کا اطلاق اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے نہ کرنے پر کیا گیا ہے لیکن اصل صورتحال اور امریکی عزائم کی پوری دنیا کو خبر ہے کہ اسامہ بن لادن فقط ایک بہانہ ہے اصل مسئلہ امریکہ کے لئے ایک آزاد اسلامی خود مختار حکومت کے قیام کا ہے۔ جس کے قیام اور دوام نے امریکہ اور پورے عالم کفر کی صفوں میں کھلبلی مچادی ہے۔ طرفہ تماشہ یہ ہے کہ امریکہ اور اقوام متحدہ نے افغانستان پر پابندیاں ایسی حالت میں نافذ کی ہیں جب کہ اس نے طالبان کی اسلامی حکومت کو تسلیم ہی نہیں کیا اور نہ ہی ان کے درمیان ملزموں کے تبادلہ کا کوئی معاہدہ موجود ہے۔ اور پھر ایک ایسے ملک پر اقتصادی، تجارتی اور دیگر طرح طرح کی پابندیوں کا اطلاق کسی بھی باشعور انسان کی سوچ سے باہر ہے۔ جو بیس سال سے بارود کا ڈھیر بنا ہو اور جسکے بائیس لاکھ افراد دارو رسن کی آزمائشوں سے گزر چکے ہوں۔ اور جسکی آدھی سے زیادہ آبادی دیگر ممالک میں کسمپرسی کی حالت میں مہاجرت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو ملک کی اقتصادیات طور پر تباہ ہوں اور قحط اور مہنگائی نے بے بس اور فقر زدہ زندگی کو اور بھی اجیرن کردیا ہو تو ایسے

ان پر مزید پابندیوں کا نفاذ کس "مہذب" معاشرے اور کس "عادلانہ" نظام اور کس آئینی دفعات کے تحت کیا گیا ہے؟ امریکہ اور اقوام متحدہ کا یہ اقدام پوری دنیا کی آزاد اور خود مختار قوموں کیلئے ایک کھلا چیلنج ہے جس قوم نے بھی اپنی آزادی، خودی اور قومی غیرت کا مظاہرہ کیا امریکہ اس پر چڑھ دوڑتا ہے۔ امیر المؤمنین ملا محمد عمر نے پابندیوں کو پرکاہ کے برابر بھی نہیں سمجھا اور انہوں نے یہ جرأت مندانہ پیغام جاری کیا ہے کہ "ہم اپنے محسن کو کبھی بھی کفر و شیطان کے علمبرداروں کے سپرد نہیں کریں گے۔ اور رزق دینے والا صرف اللہ ہی ہے ہم اسی سے مانگتے ہیں۔ امریکہ اور اقوام متحدہ رزق دینے والے نہیں بلکہ رزق چھیننے والے ہیں ہمیں اللہ پر مکمل بھروسہ ہے"۔ یہ خودداری، ایمانی حمیت، ملی غیرت اور اللہ پر توکل کا ایک واضح نمونہ ہے۔ ہم یہاں پر ایرانی حکومت کا تجارت کیلئے سرحدات کھولنے کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں کہ حکومت ایران وسیع الظرفی، قوت برداشت اور باہمی اخوت پر مبنی تعلقات کی اس نئی پالیسی کو مزید مستحکم بنانے کی کوشش کریگی۔ ایران اور طالبان کا اتحاد امریکہ اور دنیا بھر کیلئے ایک ناقابل تسخیر اتحاد بن سکتا ہے اگر حکومت ایران اس پر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کرے۔ طالبان افغانستان پر امریکہ کی پابندیاں لاگو کرانا ایک حماقت ہے امریکہ اس انتظار میں ہے کہ طالبان پابندیوں سے گھبرا کر ہمارے مذموم مقاصد پورے کرلیں گے۔ یا اسامہ بن لادن کو ہمارے حوالے کردیں گے تو یہ ایک دیوانے کا خواب ہے جو کبھی بھی پورا نہیں ہو سکتا۔ ع ایں خیال است و محال است و جنوں

طالبان اصحاب صفہ کے وارث ہیں۔ یہ اس نبی آخر الزماں کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں جنھوں نے اسلام کی سربلندی اور اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے پیٹ پر پتھر باندھے تھے۔ لیکن انہوں نے ہزیمت اختیار نہیں کی بلکہ عزیمت پر عمل کیا۔ اور طالبان اس ٹیپو سلطان کے صحیح جانشین ہیں جو گیدڑ کی سوسالہ زندگی پر غیرت کی ایک دن کی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں۔ شاید امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ نے طالبان افغانستان کے بارے ہی میں یہ تحریر فرمایا تھا کہ "کھانے پینے اور سازوسامان کی تکلیفیں ان لوگوں کو پریشان نہیں کرسکتیں جو جسم کی جگہ دماغ کی زندگی بسر کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ آدمی اپنے آپ کو احساسات کی عام سطح سے ذرا بھی اونچا کرلے تو پھر جسم

کی آسائشوں کا فقدان اسے پریشان نہیں کر سکے گا۔ ہر طرح کی جسمانی راحتوں سے محروم رہ کر بھی ایک مطمئن زندگی بسر کر دی جا سکتی ہے۔ اور زندگی بہر حال بسر ہو ہی جاتی ہے۔ "اقتصادی پابندیاں نواز شریف اور سلیمان ڈیمرل جیسے "مسلمان" حکمرانوں کا دردِ سر تو ہو سکتی ہیں۔ جنکا ایمان منرل واٹر یا ایک کفِ جو میں بِک جاتا ہے۔ ملا محمد عمر اور طالبان کو یہ پابندیاں نہیں جھکا سکتیں۔ طالبان جنکے حوصلے اپنے وطن کے پہاڑوں سے زیادہ بلند ہیں جنکی چھاتیاں سمندروں سے زیادہ گہری اور وسیع ہیں۔ بھوک اور افلاس سے وہ قومیں ڈرتی ہیں جنہیں موت سے خوف آتا ہو اور جو قوم موت کے سائے اور تلواروں کی جھنکار میں پل کر جواں ہوئی ہو انہیں نہ خریدا جا سکتا ہے اور نہ ڈرایا جا سکتا ہے۔

؎ جس علم کا حاصل ہے جہاں میں دو کفِ جو — وہ علم نہیں زہر ہے احرار کے حق میں

مرد قلندر اور فقیر درویش ملا محمد عمر مدظلہ پر حضرت اقبال کا یہ شعر بھی صادق آتا ہے ؎

دارا و سکندر سے وہ مرد فقیر اولیٰ — ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللّٰہی

چیچن مسلمانوں کے بہتے خون اور چھلکتے آنسوؤں میں عالم اسلام کے مستقبل کا تعین

چیچنیا کے مسلمانوں کا اب تک اس قدر خوں بہایا جا چکا ہے کہ قفقاز کی بلند پہاڑیاں اس میں ڈوب گئی ہونگی۔ لٹے پٹے مہاجرین، بھوکے پیاسے بچے، بے سہارا خواتین اور زخمی مجاہدوں کی نگاہیں امت مسلمہ کی راہ تکتے تکتے پتھرا چکی ہونگی۔ بیسویں صدی کی شام بھی اسکی صبح کی طرح مسلمانوں کیلئے خون آشام ثابت ہوئی۔ کرۂ ارض کے تمام انسان روسی بربریت اور جارحیت پر عالم اسلام سمیت خاموش ہیں۔ شاید دسمبر کی ٹھٹھرتی سردی نے انکا خون، انکے جذبات، انکی حمیت اور انکی غیرت کو بھی منجمد کر دیا ہے۔

؎ مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے — بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے

یقیناً کل کا مورخ خونِ مسلم کی ارزانی اور انسانیت کی موت پر یہ نوحہ لکھے گا کہ جس دور